50640 ـ بھائی مالدار تھا پھر کنگال ہو گیا تو کیا اسکے ذاتی گھر کےہوتے ہوئے زکاۃ دے سکتا ہے؟

سوال

میرا بھائی ایک کامیاب تاجر تھا، اور اس کی مالی حالت بھی اچھی اور بہتر تھی، اس نے ایک جدید اور مہنگا ترین گھر بنانا شروع کیا اور کچھ عرصہ بعد اس کی مالی حالت ابتر ہوگئی اور وہ کنگال ہوگیا، تو کیا میرے لیے اسے زکاۃ دینا جائز ہے، حالانکہ وہ اس گھر کا مالک ہے جس کی ملکیت تقریبا پچاس ہزار دینار ہے، اور اس کی کفالت میں نو بچے ہیں، اب انکی حالت بہت ہی بری ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

اس فقیر یا مسکین کو زکاۃ دینی جائز ہے جس کے پاس اپنی اور اہل و عیال کی ضروریات کے لیے نفقہ اور خرچ نہ ہو، لہذا اگر آپ کے بھائی کے پاس رہائش کے لیے مکان ہے جو اسے اور اس کی اولاد کے لیے کافی ہے، تو اسے اس گھر کی بنیادوں کو فروخت کر کے اپنی اور اولاد کی ضروریات پوری کرنی چاہیں، اور اگر اسے فروخت کرنا ممکن نہیں تو پھر نفقہ اور رہائش کی بنا پر اسے زکاۃ دینی جائز ہے۔

لیکن اسے زکاۃ اس لیے ادا نہیں کی جائے گی کہ وہ اپنے اس گھر کی تعمیر مکمل کرلے، کیونکہ فقیر کو اتنی زکاۃ دی جا سکتی ہے جو اس کی ضروریات پوری کرے، اور آپ کے بھائی کی رہائش کی ضرورت گھر تعمیرکئے بغیر پوری ہو سکتی ہے، مثلا اس کے لئے کوئی مناسب سا گھر کرایہ پر لے لے۔

دوم:

زکاۃ کے مستحق اقرباء و رشتہ داروں کو زکاۃ ادا کرنا غیر رشتہ داروں کو زکاۃ دینے سے افضل اور بہتر ہے ؛ کیونکہ قریبی اور رشتہ دار پر صدقہ کرنا ایک تو صدقہ ہے اور دوسرا صلہ رحمی بھی، لیکن اگر وہ قریبی اور رشتہ دار ان افراد میں سے ہو جن کا نفقہ اور خرچ آپ پر لازم ہے تو پھر اسے زکاۃ دینی جائز نہیں بلکہ آپ پر ان کا نفقہ اورخرچ کرنا واجب ہے۔

مزید تفصیل کے لیے سوال نمبر (20278) کا جواب دیکھیں۔

شیخ محمد صالح عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"زکاۃ کے مستحقین میں سے انسان جتنا بھی آپ کا زیادہ قریبی رشتہ دار ہو گا وہ اتنا ہی دوسرے سے اولی و افضل و بہتر ہے؛ کیونکہ آپ کا اپنے قریبی اور رشتہ دار پر صدقہ کرنا ایك تو صدقہ ہے ساتھ میں صلہ رحمی بھی ہے، لہذا آپ کا اپنے قریبی کو زکاۃ دینا جائز ہے بشرطیکہ اس کا نان و نفقہ آپ پر واجب نہ ہوتا ہو، اور اگر اس کا نفقہ آپ پر واجب ہوتا ہو تو اس پر خرچ کرنا آپ پر واجب ہے، اور اپنی زکاۃ اسے دینا جائز نہ ہو گی۔

فرض کریں کہ آپ کا ایك بھائی ہو اور اس کا وارث آپ کے علاوہ کوئی اور نہیں، اور آپ غنی و مالدار ہیں اور اس پر خرچ کرنے کی استطاعت رکھتے ہیں اور آپ کا بھائی فقیر ہے،اس صورت میں آپ کا اسے اپنی زکاۃ دینا جائز نہیں؛ کیونکہ ا سکا نان ونفقہ آپ کے ذمہ واجب ہے، لیکن اگر اس فقیر بھائی کی اولاد ہو تو آپ کے لیے اسے زکاۃ دینی جائز ہے؛ کیونکہ اس کی اولاد ہونے کی صورت میں آپ پر اس کا خرچ واجب نہیں ہوتا، کیونکہ آپ اس کےوارث نہیں ہیں۔

ماخوذ: از خطبة الجمعة (المجموعة السابعة)

اور شیخ محمد صالح العثیمین رحمہ اللہ تعالی سے دریافت کیا گیا:

رشتہ داروں کو زکاۃ دینے کا حکم کیا ہے؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

اس میں قاعدہ و اصول یہ ہے کہ: ہر وہ قریبی اور رشتہ دار جس کا نان و نفقہ زکاۃ دینے والے پر واجب ہوتا ہے تو اسے زکاۃ دینی جائز نہیں جو اس کے نفقہ اور خرچ کو ختم کرنے کا سبب بنے۔

لیکن اگر اس قریبی اور رشتہ دار کا نان ونفقہ اس پر واجب نہیں ہوتا، مثلا جب بھائی کی اولاد ہو۔ کیونکہ جب بھائی کے بیٹے ہوں تو بیٹوں کے ہوتے ہوئے ان کے مابین آپس میں عدم وراثت کو مد نظر رکھتے ہوئے اس کے بھائی پر اس کا نفقہ واجب نہیں ہوگا ۔ اور اس حالت میں اگر بھائی زکاۃ کے مستحقین میں سے ہو تو بھائی اسے زکاۃ دے سکتا ہے۔

اسی طرح اگر انسان کے قریبی اور رشتہ دار نفقہ میں تو زکاۃ کے محتاج نہیں، لیکن ان پر قرض ہے تو یہ قرض ادا کرنا جائز ہے، اگرچہ وہ قریبی والد یا بیٹا، یا بیٹی یا ماں ہی کیوں نہ ہو، بشرطیکہ کہ ان پر پڑنے والا قرضہ فضول خرچی کی وجہ سے نابنا ہو۔

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن عثیمین (18 / 414)

والله اعلم .